امیر المؤمنین، کاتبِ وحی مبین، خلیفہ عادل و راشد و برحق، ہادی و مہدی، امام فاتحِ روم و شام برادر زادہ و برادرِ نسبتی رسول سیدنا معاویہ سلام اللہ و رضوانہ علیہ

محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی

امیر المؤمنین خلیفۂ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی صف میں ممتاز مقام کے حامل ہیں، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کتابتِ وحی کا منصب عطاء فرمایا کتابتِ وحی کا یہ عالی منصب اگرچہ بعض دوسرے صحابہ کرام کو بھی حاصل تھا تاہم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ماہر کاتب و خوش نویس تھے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہونے کی وجہ سے قریب ترین عزیز، برادرِ نسبتی بھی تھے۔ اس لیے اس منصب پر فائز ہونے کے بعد عموماً نہ صرف وحی ربّانی بلکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر مراسلات و خطوط بھی آپ ہی تحریر فرمایا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب خلیفہ رسول بلافصل، امام الصحابہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کمان میں لشکر روانہ کیا تو اس میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شامل تھے حافظ ابن کثیر کی روایت کے مطابق سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہی قتل کیا۔ (البدایہ والنہایہ، جلد: ۸، ص: ۱۱۷)

امام عادل و برحق خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ۱۸ھ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر مقرر کیا۔ عجمی سازش کے ہاتھوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حسبِ سابق سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنی خداداد صلاحیتوں کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کی خدمات کے مواقع دیے۔ چنانچہ عثمانی عہدِ خلافت میں آپ نے اسلامی بحریہ تشکیل دی اور پھر اپنی ہی زیرِ قیادت ۲۸ھ قبرص پر لشکر کشی فرمائی یہی وہ مجاہدین قبرص کا لشکر ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قَدْ اوجبوا'' فرما کر جنتی ہونے کی بشارت عنایت فرمائی۔ (صحیح بخاری، جلد اوّل، ص: ۴۱۰)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ لگاؤ تھا آپ بھی ان پر خصوصی شفقت فرماتے تھے بیشتر احادیث میں بڑی صراحت سے آپ کے مقامِ عالی کا ذکر ملتا ہے ملاحظہ ہو:

(۱) قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اللّٰھم اجلعہ ھادیا مھدیا وَاھد بہ.

اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ (جامع ترمذی)

(۲) اللّٰھم علم معاویۃ الکتاب و الحساب وقا العذاب.

اے اللہ معاویہ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب دوزخ سے بچا۔

(۳) اے اللہ معاویہ کو کتاب سکھلا دے اور شہروں میں اس کو حکمران بنادے اور اس کو عذاب سے بچادے۔

(۴) ایک روایت میں تو یہاں تک ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاں سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کو کسی کام کے مشورے کے لیے طلب فرمایا مگر دونوں حضرات کوئی مشورہ نہ دے سکے، آپ نے فرمایا معاویہ کو بلاؤ اور معاملہ کو ان کے سامنے رکھو کیونکہ وہ قوی اور امین ہیں۔ (مجمع الزوائد)

(۵) معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ صرف بھلائی کے ساتھ کرو۔ (جامع ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو امین بنایا:

(۱) رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی معاویہ سے لڑے گا زیر ہوگا۔

(۲) معاویہ میرا راز دان ہے جس نے اس کے ساتھ محبت کی نجات پا گیا جس نے بغض رکھا ہلاک ہو گیا۔

(۳) میری اُمّت میں معاویہ سب سے زیادہ بردبار ہے۔

(۴) اے معاویہ تمہارے سپرد امارت کی جائے تو تم اللہ ہی سے ڈرتے رہنا۔

(٦) میری اُمّت کا سب سے بڑا لشکر جو بحری لڑائیوں کا آغاز کرے گا اس پر جنت واجب ہے ابن کثیر اور تمام تاریخوں کے مطابق سیدنا معاویہ واحد شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے بحری بیڑے کا آغاز کیا اور مسلمان قوم سب سے پہلی مرتبہ بحری جہاد سے سرفراز ہوئی۔

(۷) ابودرداء فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ زیادہ مشابہت رکھنے والی نماز پڑھانے والا معاویہ کے سوا کوئی نہیں دیکھا۔

(۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔

(۹) سیدنا معاویہ کی قیام گاہ یعنی آپ کے والد سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا مکان رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشرکین مکّہ کی ایذاء رسانی سے پناہ گاہ ثابت ہوتا تھا چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے طبقات ابن سعد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مشرکین مکّہ اذیت و تکلیف پہنچاتے تو آپ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے

گھر میں پناہ لیا کرتے تھے اسی احسان کا بدلہ اور شکریہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتحِ مکّہ کے موقع پر یہ اعلان فرما کرادا کیا۔ ''مَنْ دَخَلَ دَار ابی سفیان فھو اٰمِنٌ'' یعنی ابتدائے اسلام کی عسرتوں اور پریشانیوں میں جو مکان پناہ گاہ رسول بنا آج جو شخص بھی اس میں پناہ حاصل کرے گا اسے امان دے دی جائی گی۔ (مسلم)

(۱۰) رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو۔ (لسان المیزان)

(۱۱) لوگوں کو خبر دی جائے کہ معاویہ جنتی ہیں۔ (طبرانی)

(۱۲) خلیفہ عادل وراشد برحق سیدنا معاویہ بارہ خلفاء میں شامل ہیں جن کی بشارت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔

(۱۳) خود سیدنا معاویہ سلام اللہ ورضوانہ فرماتے ہیں کہ سید المرسلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کرو جب ہم وضو کر چکے تو آپ نے فرمایا اے معاویہ! اگر تو خلیفہ بنایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔

(۱۴) رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پوری اُمّت میں سب سے زیادہ سخی کہا اور ایک روایت میں سب سے زیادہ سنجیدہ کہا۔

(۱۵) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یا اللہ معاویہ کو ملکوں کی حکومت عطاء فرما۔ (کنز العمال)

(۱۶) سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ ورضوانہ اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات جنت الفردوس کے دروازے پر ہوگی

(۱۷) سیدنا معاویہ پر جبریل امین نے سلام بھیجا۔ (البدایہ والنہایہ)

(۱۸) سیدنا معاویہ کے لشکر کو بشارت جنت خود ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔

سیدنا معاویہ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما:

(۱) سیدنا معاویہ سلام اللہ ورضوانہ علیہ نے فرمایا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے میرا اختلاف صرف سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے قصاص کے مسئلہ پر ہے اگر وہ خون عثمان کا قصاص لے لیں تو اہلِ شام میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں گا۔ (البدایہ والنہایہ)

(۲) خلیفۂ راشد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لشکر کے مقتول اور معاویہ کے لشکر کے مقتول دونوں جنتی ہیں۔

(۳) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنگِ صفّین سے واپسی فرمایا امارت معاویہ کو بھی بُرا نہ سمجھو کیونکہ جس وقت وہ نہ ہوں گے تم سروں کو گردنوں سے اڑتا ہوا دیکھو گے۔

(۴) خلیفہ عادل سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب شہادت سیدنا علی کی خبر ملی تو رونے لگے۔ (البدایہ)

(۵) سیدنا معاویہ نے سیدنا علی کو صاحب علم کہا۔ (البدایہ)

(۶) سیدنا معاویہ نے سیدنا علی کو صاحبِ فقہ کہا۔ (البدایہ)

(۷)　سیدنا معاویہ نے سیدنا علی کو صاحبِ فضل کہا۔ (البدایہ)

(۸)　حضرت ابوامامہ سے سوال کیا گیا سیدنا معاویہ وعمر بن عبدالعزیز میں سے افضل کون ہے آپ نے جواب دیا ہم اصحاب محمد کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے افضل ہونا تو کُجا۔

(۹)　سیدنا معاویہ نے فرمایا بخدا سیدنا علی مجھ سے بہتر ہیں۔

(۱۰)　سیدنا معاویہ نے روم کے بادشاہ کو جوابی خط لکھا تو اس میں یہ لکھا سیدنا علی میرے ساتھی ہیں اگر تو ان کی طرف کوئی غلط نظر اٹھائے گا تیری حکومت کو گاجر مولی کی طرح اکھاڑ دوں گا۔

(۱۱)　اے نصرانی اگر سیدنا علی کا لشکر تیرے خلاف راونہ ہوا تو سب سے پہلے سیدنا علی کے لشکر کا سپاہی بن کر تیری آنکھیں پھوڑ دینے والا معاویہ ہوگا۔ (البدایہ)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مشاہیر اسلام کی نظر میں:

(۱)　امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا اتنا بڑا جرم ہے جتنا بڑا جرم سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا ہے۔

(۲)　امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اگر جنگ میں ابتداء کی تو صلح میں بھی ابتدا کی۔

(۳)　امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: سیدنا معاویہ اسلامی حکومت کے بہت بڑے سردار ہیں۔

(۴)　امام احمد بن حنبل: تم اگر معاویہ کے کردار کو دیکھتے تو بے ساختہ کہہ اٹھتے بے شک یہی مہدی ہیں۔

(۵)　حضرت عوف بن مالک مسجد میں قیلولہ فرمارہے تھے کہ خواب میں ایک شیر کی زبانی آواز آئی جو من جانب اللہ تھی کہ معاویہ کو جنتی ہونے کی بشارت دے دی جائے۔

(۶)　قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ سیدنا امام معاویہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں برادرِ نسبتی اور کاتبِ وحی ہیں جو ان کو برا کہے اس پر لعنت۔

(۷)　امام ابن خلدون نے فرمایا کہ سیدنا معاویہ کے حالات زندگی کو خلفائے اربعہ کے ساتھ ذکر کرنا ہی مناسب ہیں کیونکہ آپ بھی خلیفہ راشد ہیں۔

(۸)　حضرت ملا علی قاریؒ نے فرمایا کہ امام معاویہ مسلمانوں کے امام برحق ہیں ان کی برائی میں جو روایتیں لکھی گئی ہیں سب کی سب جعلی اور بے بنیاد ہیں۔

(۹)　امام ربیع بن نافع فرماتے ہیں کہ امام معاویہ اصحاب رسول کے درمیان پردہ ہیں جو یہ پردہ چاک کرے گا وہ تمام صحابہ پر لعن طعن کی جرأت کر سکے گا۔

(۱۰) علامہ خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں سیدنا علی مرتبے میں امام معاویہ سے افضل ہیں لیکن دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بلکہ مملک اسلامیہ کے دوستون ہیں ان کے باہمی اختلافات کے فتنہ کا تمام گناہ سبائی فرقہ کے سر ہے۔

(۱۱) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خود اس شخص کو کوڑے مارے تھے جو سیدنا معاویہ پر سب وشتم کیا کرتا تھا۔

(۱۲) احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں کہ جو شخص سیدنا امام معاویہ پر طعن کرے وہ دوزخی کتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز حرام ہے۔

دشمنانِ صحابہ کرام ایک ناز بنام کونڈے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام منسوب کر رکھی ہے اگر چہ ایصالِ ثواب کی نیت اللہ کے نام کی نیاز دینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن ۲۲ر رجب کی تاریخ سے امام جعفر صادق کو کوئی نسبت نہیں یعنی نہ یہ ان کی تاریخِ ولادت ہے نہ تاریخِ وفات۔ بلکہ کونڈے دشمان صحابہ کی من گھڑت رسم ہے جو درحقیقت صحابی رسول مقبول خلیفۂ راشد وبرحق امام معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں مناتے ہیں کیونکہ ۲۲ر رجب المرجب کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخِ وفات ہے۔ سیدنا جعفر صادر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸ر رمضان ۸۰ھ اور وفات ۱۵ر شوال ۱۴۸ھ میں ہے۔

کونڈوں کی ابتدا:

۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور (یوپی) میں امیر مینائی لکھنوی کے فرزند خورشید مینائی نے من گھڑت داستان عجیب کے نام سے چھاپ کر کونڈوں کی رسم کو پھیلایا پھر یہ رسم بدلکھنو میں پہنچی اور ۱۹۱۱ء تک بڑی تیزی سے دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔

جب یہ رسم پھیلی تو شروع شروع میں اہلِ سنت کا غلبہ تھا اس لیے شیعہ اہل سنت سے ڈرتے تھے اور چھپ چھپ کر ایک دوسرے کے گھر جا کر شیرینی وغیرہ کھاتے اور سیدنا معاویہ کے وفات پر درپردہ خوشیاں مناتے۔

اہل سنت کا کونڈوں کی رسم میں شامل ہونا:

دشمنانِ صحابہ نے اہلِ سنت کو دھوکہ دینے اور اپنی صحابہ کرام دشمنی پر پردہ ڈالنے کے لیے کونڈوں کی رسم کو امام جعفر صادق کی طرف منسوب کر دیا اور ان پر تہمت لگائی کہ انھوں نے ۲۲ر رجب کو اپنے نام کی نیاز دینے کا حکم دیا ہے حالانکہ امام جعفر صادق سے اس شرک کی تلقین تو درکنار تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ سو اہلِ سنت نے بھی اس بے بنیاد رسم کو اپنا لیا اور غیر شعورت طور پر اس خوشی اور جشن میں شریک ہوئے۔ اگر اس ۲۲ر رجب کی تاریخ کو ان کی ولادت یا وفات ہوتی تو ان کے ایصالِ ثواب کے غرض سے اللہ ہی کے نام کی نیاز دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔